Green Island Youth Forum

GIYFPAKISTAN

VISIT OUR WEBSITE

JOIN WHATSAPP GROUP

MAIL US

SUBSCRIBE TO OUR CHANNEL

FOLLOW US ON VIMEO

021-32253606

FOLLOW US ON INSTA

حضرت عبدالعظیم علیہ السلام

حضرت عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی علیہ السلام (۲۵۲-۱۷۳ق)، جو کہ عبدالعظیم حسنی علیہ السلام کے نام سے مشہور ہیں، امام حسن مجتبی علیہ السلام کے پوتوں میں سے ہیں جن کا نسب چار واسطوں سے امام حسن مجتبی علیہ السلام سے ملتا ہے جو کچھ یوں ہے : عبدالعظیم بن عبداللہ بن علی بن حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام (معجم رجال خوئی، جلد: 11 صفحہ: 52)۔

تولد و وفات:

کہا جاتا ہے کہ حضرت عبدالعظیم علیہ السلام کی تاریخ ولادت اور وفات، قدیمی منابع میں مذکور نہیں ہے لیکن متاخرین کے مصادر میں آپؑ کی ولادت ۴ ربیع الثانی سال ۱۷۳ق اور وفات ۱۵ شوال سال ۲۵۲ قمری منقول ہے۔ [محمدی ری شہری، حکمت نامہ حضرت عبدالعظیم]

عزیزاللہ عطاردی کا کہنا ہے کہ حالات عبدالعظیم حسنی علیہ السلام اور ان کی روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بات قطعی طور پر کہی جاسکتی ہے کہ انہوں نے چار

اماموں "امام کاظم علیہ السلام، امام رضا علیہ السلام، امام جواد علیہ السلام وامام ہادی علیہ السلام" کے ساتھ زندگی کی ہے. (عبدالعظیم الحسنی حیاتہ و مسندہ، ۱۳۸۳ش، ص ۳۷].

فضائل:

جو بات بڑے وثوق سے کہی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ امام حسن مجتبی علیہ السلام کی اولادوں میں شہزادہ حضرت قاسم علیہ السلام کے بعد اگر کسی کی منزلت ہے تو وہ حضرت عبدالعظیم علیہ السلام ہیں کہ جن کی تعریف میں علماء سے لے کر آئمہ علیہم السلام تک سبھی رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ ہم فقط بعنوان مثال چند آئمہ علیہم السلام اور ان کے ساتھ کچھ علماء کے اقوال لس سلسلے میں نقل کرتے ہیں۔

شیخ صدوق رح حضرت عبد العظیم علیہ السلام کے بارے میں فرماتے ہیں: کان عبدالعظیم الحسنی عابداً ورعاً مرضیاً۔ ترجمہ: عبدالعظیم حسنی، عابد، زاہد اور پسندیدہ انسان تھے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۱۲۸)

اسی طرح علامہ حلیؒ نے بھی عبدالعظیم علیہ السلام کو عالم اور پرہیزگار کے طور پر ان کا تعارف پیش کیا ہے۔[حلی، خلاصہ الاقوال، ۱۴۱۷ق، ص ۲۲۶]

آئمہ اطہار ؑ کے نزدیک حضرت عبدالعظیم حسنی ؑ کا مقام:

ابوتراب رویانی، ابوحماد رازی سے نقل کرتا ہے کہ میں «سُرّ مَنْ رای» میں امام ھادی ؑ کی خدمت میں پہنچا اور حلال و حرام کے بہت سے مسائل دریافت کئے جب میں نے وداع کی تو فرمایا: اے حماد! جب کبھی تجھے کوئی دینی مسئلہ درپیش ہو تو عبدالعظیم حسنی ؑ سے پوچھ لو اور ان کو میرا اسلام پہنچا دو۔ [روضات، ج 4، ص 20] یہ روایت ہمیں بتاتی ہے کہ عبدالعظیم حسنی ؑ امام ھادی ؑ کی نگاہ میں نہ فقط مورد اعتماد تھے بلکہ ایک عالم اور فقیہ بھی تھے، جن کی طرف مراجعہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس سے زیادہ دلچسپ روایت وہ ہے جس کو ہم ذیل میں ذکر کرنے جارہے ہیں ذرا ملاحضہ فرمایئے:

شیخ صدوقؒ اپنے سلسلہ سند کے ساتھ خود عبدالعظیم ؑ حسنی کی زبانی نقل کرتے ہیں: میں اپنے امام علی ؑ بن محمد ہادی ؑ کی خدمت میں حاظر ہوا، جب ان کی نگاہ مجھ پر پڑی تو فرمایا: اے ابوالقاسم! خوش آمدید، آپؑ واقعا ہمارے دوست ہیں۔ تب میں نے عرض کیا فرزند رسول ﷺ میں اپنے دین

اور عقائد کو آپ علیہ السلام کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ علیہ السلام اس کی تصحیح اور تصدیق کریں اور میں اس عقیدے پر روز قیامت تک ثابت قدم رہ سکوں۔ فرمایا: بتاؤ! میں نے جب سارے عقائد بیان کیے تو امام علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو القاسم! خدا کی قسم یہ خدا کا دین ہے کہ جس کو اس نے اپنے بندوں کے لیے پسند فرمایا ہے، اسی پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالی تجھ کو دنیا اور آخرت میں تم کو اس پر برقرار رکھے۔ [توحید صدوق، ص 8281]

اس روایت کو ذرا تحلیل کریں تو واقعا عبد العظیم حسنی علیہ السلام کی عظمت سمجھ میں آتی ہے جس میں درج ذیل نکات قابل اہمیت ہیں:

الف) امام ہادی علیہ السلام کی امامت، ۲۲۰ سے ۲۵۴ ہجری تک ۳۴ سال پر مشتمل تھی جبکہ عبد العظیم علیہ السلام کی ولادت ۱۷۳ ہجری اور قرائن بتاتے ہیں کہ عبد العظیم علیہ السلام نے اپنی عمر کے آخری ایام میں، امام علیہ السلام کے محضر میں اپنے عقائد کا اظہار کیا ہے، اس بنا پر ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ تقریبا ایک ۸۰ سے ۸۵ سال کا فقیہ و مجتہد، اس عالم پیری میں اپنی اجتماعی شخصیت سے گزر کر امام علیہ السلام کی

خدمت میں (جو کہ بظاہر ایک نوجوان تھے) طفل مکتب کی طرح اپنا سبق اور عقائد اپنے استاد اور امام کو سنا رہا ہے، یہ بات عبد العظیم حسنی علیہ السلام کی امام وقت کی نسبت، گہری معرفت اور شناخت کی دلیل ہے کہ جس کے سامنے اپنے آپ کو مٹا دیا ہے اور یہی بات، در حقیقت آئمہ علیہم السلام کی نگاہ میں ان کی عظمت اور محبوبیت کی دلیل ہے بقول شاعر:

مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانا خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

ب) امام علیہ السلام کا خدا کی قسم کھا کر عبد العظیم حسنی علیہ السلام کے عقائد کی تصدیق کرتے ہوئے فرمانا: کہ یہی خدا کا دین ہے اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ عبد العظیم کی پوری زندگی حقیقی اسلام کی تعلیمات پر مبنی تھی اور وہ حیات طیبہ کے مالک تھے۔

ج) امام علیہ السلام کا ان کی دنیا و آخرت میں عاقبت بخیری کی دعا در حقیقت ان کے دونوں عالموں میں کامیابی کی بشارت تھی، جو ان کو امام معصوم علیہ السلام کی زبانی ملی ہے۔

آخر میں ان کی زیارت کی فضیلت میں ایک روایت نقل کرتا ہوں جس کو شیخ صدوقؒ نے نقل کیا کہ ایک مرد، امام ہادی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔

امام علیہ السلام نے پوچھا کہاں سے آرہے ہو؟ کہا کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت سے پلٹ رہا ہوں۔ اس وقت امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمھارے ہاں کے عبد العظیم حسنی علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرتے تو زیارت امام حسین علیہ السلام ہی کا ثواب پاتے۔ (ثواب الاعمال، ص 460) اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے علماء نے لکھا کہ یہاں پر امام علیہ السلام کی مراد، امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی اہمیت کو کم کرنا نہیں بلکہ عبد العظیم حسنی علیہ السلام کی قدر و منزلت کو اس زائر کی نگاہ میں بڑھانا تھا کیونکہ شاید وہ شاہ عبد العظیم کی وہ معرفت نہیں رکھتا تھا لیکن پھر بھی واقعا قابل تعجب ہے کہ ایک غیر معصوم کی زیارت کا ثواب معصوم کے ثواب کی برابری کرے

!! بہر حال اس سید بزرگوار کا روضہ آج "شہر ری" میں مرجع خلائق بنا ہوا ہے اور سال بھر ہزاروں مسلمان اس کی زیارت بڑی عقیدت و احترام سے بجالاتے ہیں۔

آخر میں، اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی شاہ عبدالعظیم حسنی علیہ السلام کی طرح دین کا فہم عطا کرے اور دین خالص پر زندگی کرنے اور مرنے کی توفیق عطا کرے اور ہمارے امام زمان عج اللہ تعالی فرجہ الشریف کا دل بھی ہم سے راضی و خوشنود ہو۔آمین

مقالہ نویس: شیخ غلام مھدی حکیمی